ماڈیول نمبر4				سبق نمبر25:مرثیہ مرزا سلامت علی دبیر		
		زبان کی مہارتیں				
سبق نمبر	سبق کا نام	سننا بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف قواعد	سرگرمیاں عملی کام
25	مرثیہ مرزا سلامت علی دبیر	نئے الفاظ اور محاوروں کا اپنی گفتگو میں استعمال	نظم مرثیہ مرزا دبیر	سوالات کے جوابات	نظم کی صنف مرثیہ	مرزا سلامت علی دبیر کے مرثیوں کا مطالعہ

مرثیہ کا خلاصہ:

مرثیہ کے ان تین بندوں میں شاعر نے کربلا کے پس منظر میں حضرت امام حسین کی طبیعت کی خودداری اور عزت نفس کا بیان کیا ہے۔ حضرت شہر بانو سے جب معصوم بچے کا پیاس سے تڑپنا نہ برداشت ہوا تو انہوں نے اصرار کرکے حضرت امام حسین کو دریا کنارے یزید کی فوج سے، چھ ماہ کے حضرت علی اصغر کے لیے پانی مانگنے کے لیے راضی کر لیا۔ اور وہ بادل ناخواستہ بچے کو گود میں اٹھا چل تو دیے مگر غیرت کی وجہ سے پیر نہ اٹھتے تھے۔ تمام راستہ اسی کشمکش میں گزرا کہ وہاں جا کر ان ظالموں کو کس طرح مخاطب کریں گے کیونکہ آپ نے تو اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی کے سامنے اپنی جائز ضروریات کے لئے بھی ہاتھ نہ پھیلایا تھا۔
وہاں پہنچ کر جب سامنے یزید کا لشکر دیکھا تو ان کا 'چہرہ فق' ہوگیا اور منہ سے الفاظ ادا نہ ہو سکے۔ بس بچے کے چہرے سے چادر ہٹا کر یزیدیوں کے سامنے کر دیا اور فرمایا یہ مجھے لے آئے ہیں۔ پھر نظریں جھکا کر بولے عمر بن سعد اور شمر کے مطابق ان کا گنہگار تو میں ہوں اس معصوم بچے پر تو رحم کھاؤ جو شدت پیاس سے نڈھال دم توڑنے کو ہے۔ اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ تمہیں اللہ کا واسطہ اس پر بھی جب عدو نہ مانے تو بصد مجبوری بچے کے سوکھے ہونٹ چوم کر کہا اب تم ہی اپنی کانٹوں بھری زبان انہیں دکھا دو شاید ان ظالموں کو رحم آجائے۔ آپ نے ان ظالموں کی لاکھ منتیں کیں پھر اونچی آواز میں کہا کہ تم جانتے بھی ہو یہ بچہ کون ہے؟ یہ ایران کی شہزادی کا لال اور حیدر کرار کا پوتا ہے۔ تم یہی چاہتے تھے کے ہمیں جھکنے پر مجبور کر دو لو تمہاری خواہش بھی پوری ہوگئ۔ اب معصوم کو ایک گھونٹ پانی پلا دو۔

شاعر کا تعارف:

مرزا سلامت علی دبیر دہلی میں پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی اپنے والد مرزا غلام حسین کے ساتھ لکھنؤ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ شوق اور محنت سے عمدہ تعلیم حاصل کی۔ شاعری کا شوق بچپن سے ہی تھا۔ اس لیے مظفر حسین ضمیر کی شاگردی اختیار کر لی۔ مرثیہ گوئی میں خوب

شہرت پائی۔ جب دبیر دربار اودھ سے وابستہ تھے تبھی فیض آباد سے میر انیس بھی لکھنؤ آگئے اور دونوں میں مرثیہ گوئی کے مقابلے ہونے لگے- یہ مقابلے بہت تہذیب, ادب و متانت کی حدود میں ہوتے تھے۔ سب ایک دوسرے کا بہت احترام کرتے تھے۔ انیس کی طرف والے' انیسے' اور مرزا دبیر کے ساتھی دبیرئے کہلاتے تھے۔
مرزا دبیر نے سینکڑوں مرثیوں کے علاوہ رباعیات وسلام اور نوحے بھی لکھے ہیں۔ 1875 کے محرم میں انتقال ہوا اور اپنے ہی گھر میں تدفین ہوئی۔

خاص باتیں:

* مرثیے کے اشعار کی تشریح وتحسین
* مسدس کی تعریف
* نئے الفاظ اور رعائت لفظی کی شناخت
* مرثیہ میں پیش کئے گئے جذبات کا بیان
* محاوروں کا استعمال

اپنی جانچ خود کیجئے:

متن پر مبنی سوالات

درست جواب پر [✓] کا نشان لگائیں:
* جب ایک لفظ کی رعایت سے دوسرے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں تو اسے کہتے ہیں:
[ ] استعارہ
[ ] حسن تعلیم
[ ] رعایت لفظی

* " سوکھی زبان تم بھی دکھا دو نکال کر" اس مصرعے میں حضرت حسین کی کیا حالت بیان کی گئی ہے:
[ ] بے بسی و مجبوری
[ ] گھمنڈ و غرور
[ ] بے نیازی

مختصر جواب والے سوال:

* مرزا سلامت علی دبیر کس صنف کے شاعر تھے؟
* دبیر کے ہم عصر شاعر کا نام لکھو۔
* مسدس کسے کہتے ہیں؟
* رعایت لفظی کسے کہتے ہیں؟

طویل جواب والے سوال:

* اس مرثیہ میں حضرت علی اصغر کے لیے کیا الفاظ استعمال کیے گئے ہیں؟
* یزید کی فوج کی طرف جاتے ہوئے حضرت امام حسین کے دل میں کیا خیالات آرہے تھے؟
* آخری بند میں شاعر نے حضرت امام حسین کے کن جذبات کی ترجمانی کی ہے؟
* اس مرثیہ کو پڑھنے کے بعد آپ کے دل پر کیا اثر ہوتا ہے؟ چند جملوں میں بیان کریں۔
* نظم کی کس قسم کو مسدس کہتے ہیں؟

****